Topic: Hadith ki Taqwiyyat men Usole Darayat.
Dr. Mohd Akram Raza

حدیث کی تقویت میں اصول درایت:

مذکورہ بالا امور سے حدیث کا نا قابل عمل یا مرجوح ہونا معلوم ہوتا ہے، جب کہ کچھ قرائن اور دلائل ایسے بھی ہوتے ہیں جو اصولِ درایت کی روشنی میں غیر مقبول حدیث کو مقبول اور قابل عمل بنا دیتے ہیں؛ چنانچہ خطیب بغدادی اپنی کتاب الکفایہ میں لکھتے ہیں :

ترجمہ: پہلی قسم جس سے حدیث کی صحت کا علم ہوتا ہے، اس کی جانکاری کی راہ ہے اگر وہ روایت متواتر نہ ہو کہ جس سے علم یقینی حاصل ہوتا ہے کہ وہ روایت مقتضائے عقل کے مطابق ہو، کبھی اس کی صحت یوں معلوم ہوتی ہے کہ وہ خبر نص قرآنی یا سنت مشہورہ کے مطابق ہو یا امت نے اس روایت کو درست گردانا ہو اور اس پر عمل در آمد کیا جاتا رہا ہو۔

(الکفایۃ فی علم الروایۃ، باب الكلام في الاخبار و تقسيمها: ۱/۱۷، شاملہ، الناشر: المکتبۃ العلمیۃ، المدینۃ المنورۃ)

مطلب یہ ہے کہ گرچہ حدیث اخبارِ آحاد سے تعلق رکھتی ہو لیکن اس کے ساتھ وہ مقتضائے عقل کے مطابق ہو یا نص قرآنی کے موافق ہو، یا سنتِ متواترہ کے موافق ہو، یا امت کا اس کے مطابق اجماع ہو، یا عمومی طور پر اس حدیث کو لوگوں نے قبولیت کے ہاتھوں لیا ہو اور اس کے تقاضے پر عمل کیا ہو یہ تمام قرائن اس بات کی دلیل ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے؛ گرچہ اصولِ روایت کے مطابق اس میں کچھ خلل اور کمزوری کیوں نہ ہو۔

مجموعی گفتگو سے پتہ چلا کہ علمائے امت نے جس طرح اصولِ روایت کو اپنا کر حدیث کے سلسلہ اسناد کے احوال کو معلوم کیا ہے اسی طرح اصولِ درایت پر، پرکھ کر اسکے متن کے قابل عمل یا نا قابل عمل ہونے کا پتہ بھی چلایا ہے۔

حدیث کے درایتی نقد کے لئے درکار علوم:

درایتِ حدیث ایک مشکل اور دشوار گذار کام ہے، اس کے انجام دینے کے لیے بہت سے علوم میں مہارت درکار ہوتی ہے، جن کے بغیر درایت کا علم ناقص اور ناتمام رہ جاتا ہے۔ کچھ لوگوں کے نزدیک حدیث کے صحیح ہونے کا واحد معیار انکی ذاتی عقل، منطق، پسند وناپسند ہے، جو حدیث انکی ناقص عقل میں نہیں آتی وہ اسکا انکار کرتے جاتے ہیں، کچھ نے انکار حدیث کے لیے قرآن اور ناموس رسالت کی چھتری کا سایہ لیا ہوا ہے۔ یہ بات صحیح ہے کہ کوئی صحیح حدیث ایسی نہیں ہوسکتی جو عقل، قرآن یا رسول اللہ کی شان کے خلاف ہو۔ لیکن ذرا گنجائش اس کی بھی ہونی چاہئے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے متعلق جو کچھ سوچا اور سمجھا ہے آیا وہ بھی صحیح ہے یا نہیں؟ یا حدیث سے جو مطلب ہم نکال رہے ہیں اس سے ایسا مطلب نکلتا بھی ہے یا نہیں؟ یہ کون طے کریگا کہ یہ چیز قرآن یا شان رسالت کے خلاف ہے؟ اس کا معیار اور پیرامیٹر کون طے کریگا؟

ایک عامی کے لیے اس کا محفوظ جواب یہ ہے کہ فیصل امت کی اکثریت کا ضمیر بننا چاہیے.. یعنی جو چیز امت کی اکثریت کو قرآن کے مخالف نظر آئی، ہم بھی اسے مخالف کہیں، جس چیز کو جمہورِ امت کا ضمیر حضور ﷺ کے اخلاق کے منافی سمجھے، ہم بھی اسے منافی سمجھ لیں.. اب اس پیمانے پر رکھ کر احادیث کے مجموعے کو دیکھیں کہ امت نے کس چیز کو لیا اور کس چیز کو چھوڑ دیا.. محدثین نے اگر کسی ایسی حدیث کی تصحیح کی ہے کیا ان کے سامنے شان رسالت کا یہ پہلو نہیں تھا؟ ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ ہمیں جس حدیث کو جس بناء پر رد کر رہے ہیں کیا علماء میں سے کسی اور نے اس حدیث کا اسی بناء پر رد کیا ہے یا نہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں ہم ہی وہ پہلے شخص ہوں جو اس بناء پر اس حدیث کو رد کر رہے ہوں اگر ایسا ہے تو یہ خطرے کی بات ہے۔

علماء و محققین کے لیے حدیث کے درایتی نقد کے لیے علوم درایت حدیث کا جاننا ضروری ہے

یوں تو ان علوم کی تعداد بہت ہے؛ مگر یہاں صرف ان خاص علوم کا ذکر کیا جاتا ہے جن کا راست تعلق اصولِ درایت سے ہے، یہ بھی ملحوظ رہے کہ درایتِ حدیث کا نمبر روایت کے بعد کا ہے، یعنی درایت حدیث کا عمل انجام دینے کے لیے اولاً روایتِ حدیث کے جملہ علوم پر پر مہارتِ تامہ ضروری ہوتی ہے؛ پھر اس کے بعد درایت کے علوم میں۔